✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7 منٹ

قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ (النحل:99)

کہ جب تُو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیا نکلا

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے ایک مصرع ”قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے“ پر گفتگو کرنی ہے۔

خاکسار اِس عنوان کے تحت اپنی پہلی تقریر میں یہ بتا آیا ہے کہ اِس حصّہ میں اِس مصرع کے بانی حضرت مسیح موعودؑ کا قرآنِ عظیم سے اپنی محبت وعشق اور عقیدت کا اظہار ارشادات، واقعات اور اشعار کی روشنی میں کیا تھا۔ لیکن اِس حصّہ دوم میں قرآن و حدیث کی روشنی میں قرآن کریم کی عظمت و اہمیت بیان کرنا ہے کیونکہ جب تک یہ اہمیت بیان نہ ہو اُس وقت تک کوئی قرآن سے محبت وعقیدت کا دعویدار ہو نہیں سکتا۔

سب سے پہلے تو اِس کتاب کو مَسّ کرنے اور چُھونے کے حوالہ سے قرآنی احکام کو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الواقعہ آیت 80 میں فرمایا کہ لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ کہ مطہّر لوگ ہی اِسے چُھو سکتے ہیں کیونکہ یہ ربُّ العالمین خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ مطہّر دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو ظاہری صفائی مراد ہے کہ انسان باوضو ہو کر قرآن کو چھوئے اور دوسرے روحانی معنوں میں دل و دماغ کی پاکی مراد ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اِس آیت کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔ اِس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہّر ہوتے ہیں اور آپؓ نے اس آیت کے فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ:

”اِس جگہ مَسّ کا لفظ ہے جس کے معنی چُھونے کے ہیں لیکن محاورہ میں چُھونے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی مضمون کی طرف انسان کا اتنا میلان ہو کہ اُس کی باریکیاں اس پر ظاہر ہونے لگ جائیں...اِسی طرح آیت کا یہ مطلب ہے کہ قرآن کریم کے علوم ایسے لوگوں پر ہی کُھلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاک قرار دیئے جاتے ہیں نہ کہ انسانوں کے نزدیک۔“

(تفسیر صغیر زیر آیت الواقعہ:80)

سامعین! پس قرآن کو کعبہ سمجھ کر اُس کے اِردگرد گھومنے اور سعی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا اندرونہ پاک وصاف ہو اور خدا سے مدد طلب کرتے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ قرآن میں غوطہ زن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لکھا ہے کہ

”ظاہر طور پر تو اِس کی تلاوت ہر نیک و بد کر سکتا ہے لیکن اِس کے اعلیٰ درجہ کے مخفی اسرار صرف اُن پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کئے گئے ہوں۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 990)

سامعین! دوسرے نمبر پر مَیں اُس آیت کو بطور قرآن کے گرد گھوموں کے معنی میں رکھنا چاہتا ہوں جو مَیں نے تقریر کے آغاز پر تلاوت کی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تلاوت کرنے سے قبل دھتکارے ہوئے شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کریں۔ اِس کا تعلق بھی اوپر بیان کردہ مضمون سے ہے اور یہ بھی روحانی پاکیزگی اختیار کرنے کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ جس طرح کعبہ کا طواف کرنے کی خاطر وضو کرکے احرام باندھ کر اپنے ذہنی انتشار کو یکجا کر کے اُسے دُور کیا جاتا ہے بعینہٖ تلاوت سے قبل وضو کرکے استعاذہ پڑھ کر انسان اپنے نیک اور پاکیزہ خیالات کو خدا کے دربار میں منتج کرتا ہے۔

پیارے بھائیو! قرآن کے گرد گھومنے کا تیسرا اصل جو قرآن میں بیان ہوا ہے وہ قرآن کریم کی تلاوت کو خاموشی سے سننا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ رحم کرے گا۔ کعبہ کا طواف کرتے وقت بھی خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔ دورانِ طواف تسبیح و تحمید اور تذکیر واستغفار کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت اور سنتے وقت غور و خوض کرنے کا حکم ہے۔ جہاں تذکیر و تکبیر اور تہلیل کا ذکر ہو وہاں اللہ اکبر کہا جائے۔ دعائیہ فقرات آنے پر آمین کہا جائے۔ جہاں استغفار کا ذکر ہو وہاں استغفر اللہ بولا جائے اور جہاں جہنم کی آگ کا ذکر ہو تو وہاں اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم ہے۔ یوں قرآن کے گرد گھومنے کا مفہوم بآسانی ادا ہوگا اور نئے نئے مطالب و اسرار سے آگاہی ہوگی اور قرآن سے محبت مزید بڑھے گی۔

ایک اصل جس سے قرآن کریم سے ہمیں آگاہی ہوتی ہے۔ وہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 79 میں اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھ۔ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور ایک مقبول عمل ہے۔ ہر نیکی کسی بھی وقت ہو سکتی ہے لیکن بعض نیکیوں کے مقبول وقت بھی ہوتے ہیں جیسے نوافل کا مقبول وقت تہجد کا وقت ہے جو ایک انسان کو مقامِ محمود یعنی حمد والے مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صبح کا وقت مقبول عمل ہے جو آخری روز اُس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اِس کی بدولت اُسے انعامات سے نوازا جائے گا۔ اس لئے قرآن کے گرد گھومنے، اُسے سمجھنے اور اُس کے احکام پر عمل کرنے کے لئے عہد و پیمان باندھنے کا وقت صبح کا وقت ہے۔ جس میں سچی خوابیں آتی ہیں اور الہامات و کشوف ہوتے ہیں۔

سامعین! قرآن پر غور و خوض کرنے کے لئے اُس کے بہت سے فضائل کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ مَیں ایک اور دو برکتوں کا ذکر کر کے احادیث کی طرف آنا چاہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس فرقان اور ذکرِ مبارک کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِلِ پاک پر نازل کیا۔ (الشعراء:194-195) اور اللہ تعالیٰ نے تمام قسم کی تعلیمات اِس میں جمع کر دی ہیں۔ (الانعام:39) جس میں سابقہ صحیفوں کی بہترین تعلیمات بھی ہیں۔ (الاعلیٰ:19-20) جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے۔ (الحجر:10) اس کا کوئی شُعشہ منسوخ نہیں۔ (البقرۃ:107) اِس میں کوئی اختلاف نہیں۔ (النساء:83) یہ تمام عمدہ اور احسن تعلیمات جب کسی چیز میں ہوں تو اُس کو اپنی پسندیدہ چیزوں میں جگہ دی جاتی ہے۔ اُس کی قدر میں اضافہ ہو جاتا۔ اُس سے پیار بڑھ جاتا ہے اور اُسے اپنے دل میں بسایا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی کے لئے کامل رہنما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزار ہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لیے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآنِ شریف کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے اور خدائے کریم نے اُن کے دل ہی اِس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 381)

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اُس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت

کو اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح جوش مار رہے ہیں۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 662-665، حاشیہ نمبر 11)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور کلمہ میں نور ہے وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے پھلوں سے جھکے ہوئے ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں... اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے میری زندگی کا مزہ نہ آتا۔ مَیں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے بڑھ کر پایا۔"

(ترجمہ از عربی۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 545)

"میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔"

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 62 طبع اول)

سامعین! جہاں تک احادیث میں قرآن کریم کے فضائل اور برکات کا تعلق ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ کریم سے بے حد پیار تھا۔ آپؐ اکثر تلاوت کرتے دکھائی دیتے بلکہ بعض اوقات خوش الحان صحابہ کو بُلا کر اُن سے قرآن سنا کرتے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے قرآن کریم سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ حضورؐ! مَیں آپؐ کو قرآن سناؤں؟ جبکہ قرآن آپؐ پر نازل ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ دوسرے سے قرآن سننا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب حضرت عبداللہؓ نے سورۃ النساء کی تلاوت فرمائی۔

(بخاری کتاب الفضائل)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی برکات وفضائل کا ذکر کر کے صحابہؓ کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اِس کی تعلیمات پر غور کرنے کی دعوت دیا کرتے تھے۔

جیسے فرمایا:

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

(بخاری کتاب الفضائل)

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

یہ بھی ایک انداز ہے قرآن کے اِرد گرد رہنے کا اور اُسے اپنا کعبہ بنانے کا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اُس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 183 حدیث 154)

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر اپنے بھائی کو سکھائے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 172 حدیث 135)

سامعین! پھر ایک دلچسپ حدیث یوں ملتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجدِ نبوی میں تشریف لائے۔ صحابہ دو گروہوں میں بیٹھے تھے۔ ایک گروہ تلاوتِ قرآن میں مصروف دُعا کر رہا تھا جبکہ دوسرا قرآن کا علم سیکھ رہا اور سکھلا بھی رہا تھا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے گروہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

(ابن ماجہ)

اگر ان دونوں احادیث کو سامنے رکھ کر عنوانِ بالا کے ساتھ ملائیں تو قرآن کے گرد گھومنے اور اِسے کعبہ قرار دینے کا مفہوم اُجاگر ہوتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن سے بہت پیار کریں اور اِسے کعبہ سمجھ کر تعظیم دیں اِس کے علم کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور ہمیشہ حضرت مسیحِ موعودؑ کے اِس شعر کو سامنے رکھیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اس غرض کو جس کے لئے یہ جماعت قائم کی گئی ہے حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

(الفضل 17 اگست 1966ء صفحہ 2-6)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ﴿O﴾ فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ﴿O﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ (الواقعہ: 78-80) کہ یقیناً ایک عزت والا قرآن ہے، ایک چھپی ہوئی کتاب ہے، محفوظ کتاب ہے کوئی اسے چھو نہیں سکتا، سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

ان آیات میں جہاں غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کی عزت و عظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی عظمت ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کی تعلیم محفوظ ہے یعنی اس کے نزول کے وقت سے یہ محفوظ چلی آ رہی ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی۔ لیکن فائدہ وہی اٹھائیں گے جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے کہ صرف مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک پاک دل ہو کر اس پر عمل نہیں کرتے اور اس کا مکمل فہم حاصل نہیں کرتے اور اس دُرِّ مکنون کو حاصل کرنے کے لئے ان مُطَهَّرِیْن کی تلاش نہیں کرتے جن کو خدا تعالیٰ نے اس کے فہم سے نوازا ہے یا نوازتا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ مقام آنے والے مسیح و مہدی کو ہی ملنا تھا اور ملا ہے اور خدا تعالیٰ سے براہ راست علم پا کر آپؑ نے اس عظیم کتاب کے اسرار و رموز ہم پر کھولے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2009ء)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”قرآن کریم میں خدا تعالیٰ ہدایت پانے کے بارے میں فرماتا ہے۔ اس میں قرآنی تعلیم کے مطابق روحانی ہدایت بھی ہے اور آئندہ آنے والے علوم کی طرف راہنمائی کی ہدایت بھی ہے۔ فرمایا وَاَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ (النمل: 93) اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کرو۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے۔ پھر تلاوت کرنے سے قرآن کریم میں ہدایات نظر آئیں گی۔ لیکن ہر قسم کی ہدایت وہی پا سکتے ہیں جن کے متعلق یہ فیصلہ آ چکا ہے کہ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ کہ جب تک پاک صاف نہیں ہوں گے۔ اس کے بغیر سمجھ نہیں آئے گی۔ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی پاک ہونا شرط ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2009ء)

آپ فرماتے ہیں:

”اگر ایک مومن کو قرآنِ کریم سے حقیقی محبت ہے تو وہ اس معیار پر خود بھی پہنچنے کی کوشش کرے گا اور کرتا ہے اور اپنے بچوں کو بھی وہاں تک لے جانے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شر اور برائی سے رکنا کوئی کمال نہیں۔ کسی بری حرکت سے رکنا، کسی شر سے رکنا یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ ہمارا مطمحِ نظر نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے ٹارگٹ بڑے رکھنے چاہئیں اور اُس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے کہ قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہوئی تمام قسم کی

نیکیوں کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ جب یہ کوشش ہر مرد، عورت اور بچے سے ہو رہی ہو گی تو ایک پاک معاشرے کا قیام ہو رہا ہو گا۔ اُس معاشرے کا قیام ہو گا جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ آئے دن جو اسلام اور قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے والے ہیں اُن کے منہ بھی بند ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء)

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اَعمیٰ نکلا

(کمپوز ڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡